خسارے کا شکار ہے۔

معیشت کی تباہی کے ساتھ ساتھ امریکی افواج میں خواتین کی موجودگی 'عریانی اور مغربی تہذیب کے بے محابا مظاہرے 'نیز سعودی ٹی وی پر امریکی پروگرام 'وہ دیگر اسباب ہیں جس نے سعودی عرب کے علما اور اسلام کا درد رکھنے والوں میں بے چینی و اضطراب پیدا کر دیا۔ سعودی عرب کے انتظامی معاملات میں امریکی مداخلت بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ موجودہ واقعہ کے بہانے امریکہ نے اپنی انٹیلی جینس کی پوری بٹالین سعودی عرب میں اتار دی۔ شاہ فہد کے بعد سعودی عرب کا حکمران کون ہو' یا شاہ فہد کی علالت کے دوران ملک کا انتظام و انصرام کون سنبھالے' یہ بھی امریکی منشا کے خلاف طے نہیں ہو سکتا۔ اس خطہ میں امریکی تسلط نے اسرائیل کو اپنا اثر و رسوخ بڑھانے نیز عربوں کو قابو میں کرنے کا پورا موقع فراہم کر دیا ہے۔ جو اسرائیل سینے میں خنجر کی طرح کھٹکتا تھا' اب اس سے پینگیں بڑھانے کی صرف باتیں ہی نہیں ہو رہی ہیں بلکہ یہودیوں سے تجارتی و دیگر تعلقات استوار کرنے کے لیے شرعی جواز بھی تلاش کیے جا رہے ہیں۔

سعودی عرب کو مقامات مقدسہ اور تاریخی پس منظر کی وجہ سے مسلمانوں میں جو منفرد مقام حاصل ہے' اس کی بنا پر عالم اسلام کے مسلمانوں کا امریکہ کی اس خطے میں موجودگی پر تشویش میں مبتلا ہونا ایک فطری امر ہے۔

اس تشویش ناک صورت حال پر سعودی عرب کے علما اور دینی طبقے میں ۹۱ - ۱۹۹۰ سے ایک لاوا پک رہا تھا۔ پہلے دبے دبے لفظوں میں علما نے اس پر آواز اٹھائی لیکن جب حکومت کے کان پر جوں نہیں رینگی تو جمعہ کے خطابات کے ذریعہ عوام الناس کو پیش آمدہ خطرات سے آگاہ کیا گیا۔ لیکن حکمرانوں نے علما و صلحا کی بات کو تسلیم کرنے کے بجائے انھیں جیلوں میں ٹھونس دیا۔ بیشتر کو ان کے عہدوں سے سبکدوش کر دیا گیا۔ کئی لوگوں کو ملک چھوڑ کر دوسرے ملک میں پناہ لینی پڑی۔

امریکہ 'مغرب اور اس کے زیر تسلط میڈیا اس کارروائی کو دہشت گردی کا نام دے رہا ہے۔ جو اس سرزمین سے عقیدت رکھتے ہیں' یہ ان کے لیے ایک غور طلب امر ہے کہ جب حکمرانوں کو ان کے غلط اقدام سے باز رکھنے کے لیے پرامن اور جمہوری تمام ذرائع ختم ہو جائیں اور حق گوئی جرم قرار پائے تو اہل ایمان کے پاس اس خطرے سے اسلام اور عالم اسلام کو بچانے کا اور کون سا طریقہ باقی رہ جاتا ہے؟ اب بھی وقت ہے کہ سعودی عرب کے حکمران اپنی رعایا کے غم و غصہ 'اضطراب و بے چینی کو کسی سیل رواں میں تبدیل ہونے سے پہلے ہی اصلاح حال کی تدابیر کر لیں۔

سابقہ تجربوں کی روشنی میں یہ بات امریکہ بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ عوام کی خواہش کے علی الرغم وہ کسی بھی سرزمین پر اپنا جبری تسلط برقرار نہیں رکھ سکتا۔ ویت نام' ایران اور صومالیہ دور کی

بات نہیں ہیں۔ اس وقت امریکہ کے خلاف مسلمانوں کا غم و غصہ چھوٹی موٹی کارروائیوں تک محدود ہے، لیکن اگر اس نے اس خطے میں اپنے مذموم مقاصد بروئے کار لانے کی کوشش کی تو پھر وہ پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کو اپنے خلاف صف آرا پائے گا۔

خدا سعودی حکمرانوں کو حکمت و تدبر سے نوازے اور یہ سرزمین ہر قسم کی ہنگامہ آرائیوں اور فتنہ و فساد سے محفوظ رہے۔

منصورہ ماڈل ڈگری کالج

داخلہ برائے ایف اے، ایف ایس سی

مضامین: پری میڈیکل۔ پری انجینئرنگ۔ جنرل سائنس۔ آرٹس

23 جولائی سے شروع

- تعلیم کے ساتھ تربیت کا منفرد ماحول
- انفرادی توجہ اور مشاورتی رہنمائی
- سائنس کے مضامین کی تدریس بذریعہ پروجیکٹر
- قائدانہ صلاحیتوں کی نشوونما
- کشادہ اور شاندار کیمپس
- این۔ سی۔ سی کی تربیت

سکالرشپ سکیم

۱- ۷۰۰ سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے کالج فیس، میس اور ہاسٹل کے کرایہ کے برابر ماہانہ سکالرشپ (۱۵۰۰/- روپے)

۲- ۶۵۰ سے ۷۰۰ تک نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے کالج فیس و ہاسٹل کے کرایہ کے برابر ماہانہ سکالرشپ (۱۰۰۰/- روپے)

۳- ۶۰۰ سے ۶۵۰ تک نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے کالج فیس کے برابر ماہانہ سکالرشپ (۵۰۰/- روپے)

ہاسٹل میں محدود نشستیں موجود ہیں۔

پرنسپل منصورہ ماڈل ڈگری کالج (لاہور بورڈ سے الحاق شدہ)

وحدت روڈ لاہور نزد چونگی ملتان روڈ فون نمبر : 5410324

63

بحث و نظر

تحریکِ اسلامی کا آیندہ مرحلہ

ڈاکٹر عبد المغنی

عصرِ حاضر میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی فکر انیسویں صدی کے اواخر ہی سے شروع ہوئی ـ یہ دور یا تو سامراجی نو آبادیات کا زمانہ تھا یا اس کے خاتمے کے فوراً بعد کا ـ یہی دور بہرحال ایک ایسے عالمی تمدنی انقلاب کا زمانہ بھی ہے جو ابھی تک نہ صرف جاری ہے ' بلکہ اس کی پیچیدگیاں اور ہنگامہ آرائیاں بڑھتی چلی جارہی ہیں ـ ایک طرف تکنیکی ترقی زمین کی تہوں سے آسمان کی وسعتوں تک پہنچ رہی ہے 'تو دوسری طرف نفسیاتی الجھنیں اور اخلاقی بیماریاں انسان کو حیوان بنا رہی ہیں طاقت اور عیش کے سامان حد سے زیادہ بڑھ رہے ہیں 'مگر دل و دماغ کی بے چینی و بے اطمینانی بھی اپنی انتہا کو پہنچ رہی ہے ـ سائنس اور صنعت کے گہوارے میں پلی ہوئی سیاست و معیشت پورے سماج پر چھائی ہوئی ہے ـ

عصرِ حاضر کے فکری انتشار اور عملی بحران نے اسلامی احیا کے علم برداروں کو بھی متاثر کیا ہے ـ کچھ لوگ جمود کا شکار ہو گئے 'کچھ تذبذب کا ' اور بعض شدت پسندی کا ـ اس تشویش انگیز صورت حال کا ایک اندازہ سیاست وقت میں اسلامی عناصر کی ان ناکامیوں سے لگایا جا سکتا ہے جو مشرق وسطی سے جنوبی ایشیا تک پھیلی ہوئی ہیں ـ بعض جگہ تحریک کے علم بردار ست رو ہیں 'تو بعض جگہ عجلت پسند ـ بعض جگہ وہ عدم تدبر کے سبب غلط حکمت عملی بھی اختیار کر رہے ہیں ـ بعض جگہ ایک قسم کی سیاست زدگی کے سبب اصلاح معاشرہ کے لیے تربیت شعور اور تعمیر کردار کی مہم کو نقصان پہنچ رہا ہے ' جو تحریک کا اصل مقصود و مطلوب ہے ـ

سوال یہ ہے کہ عصر حاضر میں تحریک اسلامی کا آیندہ مرحلہ کیا ہے؟ تحریک اسلامی کو عالمی سطح پر جس پیہم بگڑتے ہوئے ماحول سے سابقہ درپیش ہے آج اس کا تجزیہ کیا جائے تو حسب ذیل نکات دریافت ہوں گے ـ

ا ـ نقل و حمل 'نشرواشاعت اور گفت و شنید کے برق رفتار وسائل نے دنیا کے مختلف ممالک کو ایک دوسرے سے اتنا قریب کر دیا ہے کہ جو واقعہ ایک جگہ ہوتا ہے اس کا اثر دوسری جگہ بھی فوراً پڑتا